بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ سَیُغْنِیْکُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ۔ اِنَّکُمْ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ ۔ ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۳ ربیع الاول ۱۳۴۸ ہجری شمسی ۱۳ احسان محمد ۱۳۴۷ ہجری شمسی ۱ جون ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۲۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جن کا اللہ تعالیٰ متولی ہو جاتا ہے وہ دنیا کے آلام سے نجات پا جاتے ہیں

ایک سچی راحت اور طمانیت کی زندگی میں انہیں داخل کیا جاتا ہے

"انسان کو پہلے حاجت ماں باپ کی پڑتی ہے پھر جب بڑا ہوتا ہے تو بادشاہوں اور حاکموں کی حاجت پڑتی ہے۔ پھر جب اس سے آگے قدم بڑھاتا ہے اور اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ جن کو میں نے متولی سمجھا ہوا تھا وہ خود ایسے کمزور تھے کہ ان کو متولی سمجھنا میری غلطی تھی کیونکہ انہیں متولی بنانے میں نہ تو میری ضروریات ہی حاصل ہو سکتی تھیں اور نہ ہی وہ میرے لئے کافی ہو سکتے تھے۔ پھر وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور ثابت قدمی دکھانے سے خدا تعالیٰ کو اپنا متولی پاتا ہے۔ اس وقت اس کو بڑی راحت حاصل ہوتی ہے اور ایک عجیب طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے۔ خصوصاً جب خدا کسی کو خود کہے کہ میں تیرا متولی ہوا تو اس وقت جو راحت اور طمانیت اس کو حاصل ہوتی ہے وہ ایسی حالت پیدا کرتی ہے کہ جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ حالت تمام تلخیوں سے پاک ہوتی ہے۔ دنیاوی حالتوں میں انسان تلخی سے خالی نہیں ہو سکتا۔ دشتِ دنیا کانٹوں اور تلخیوں سے بھری ہوئی ہے ؎

دشتِ دُنیا جز درد جز دام نیست
جز بخلوت گاہِ حق آرام نیست

جن کا اللہ تعالیٰ متولی ہو جاتا ہے وہ دنیا کے آلام سے نجات پا جاتے ہیں اور ایک سچی راحت اور طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر بلا اور دام سے نکال لیتا ہے اور اس کے رزق کا خود کفیل ہو جاتا ہے۔ اور ایسے طریق سے دیتا ہے کہ جو وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۳ و ۵۴)

اخبار احمدیہ ۱

۔ ربوہ ۳۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

۔ ربوہ ۳۱ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ ٹانگ میں درد بدستور ہے۔ اور ضعف بھی بہت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافی مطلق خدا اپنے فضل و رحم سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اَللّٰھُمَّ آمین

۔ عزیزم افتخار احمد صاحب ایاز آف افریقہ کی والدہ محترمہ ان دنوں ربوہ میں بلڈ پریشر کی کمی کے باعث بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ابو العطاء جالندھری)

۔ میرے بھتیجے عزیزم ڈاکٹر عبد الماجد حامد کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰ ہجرت کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں مولا کریم بچی کو نیک صالحہ خادمہ دین اور عمر دراز بنائے۔ آمین۔ نومولودہ ڈاکٹر عبد المغنی صاحب راولپنڈی کی پوتی اور ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کی نواسی ہے۔ (امۃ الغنی دار الرحمت وسطی)

واقفین بعد ریٹائرمنٹ کا سالانہ امتحان ۱۶ احسان (جون) کی تاریخ مقرر کی گئی ہے

جن دوستوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بعد ریٹائرمنٹ یا فراغت وقف زندگی کی درخواست کی ہوئی ہے۔ انہیں سال رواں کے نصاب سے اطلاع دی جا چکی ہے۔

اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اس نصاب کا جو انہیں پہنچ چکا ہے سالانہ امتحان مورخہ ۱۶ احسان (جون) ۱۳۴۷ھش کو ہوگا۔ ہر واقف کو تحریری پرچہ پہنچ جائے گا اور وہ اسے حل کر کے دفتر کو بھیج دے گا۔ اس کے بعد نئے سال کا نصاب جاری ہوگا۔ انشاء اللہ

خاکسار ابو العطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

محمد احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل (ادارہ صدر انجمن احمدیہ) ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم احسان ۱۳۴۷ ہش

اقتصادی نظام

انسان کی اقتصادی حالت کے متعلق اس وقت دو متضاد نظریے کام کر رہے ہیں۔ ایک نظریہ سرمایہ داری ہے جس میں ہر ایک انسان یہ کوشش کرتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرے اس میں حلال وحرام کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ دست دبازو کی محنت سے لے کر تجارت اور تجارت سے بڑھ کر جوا اور سٹہ بازی تک اس میں جائز ہیں۔ اس نظام میں سود خوری برائی نہیں سمجھی جاتی۔ الغرض خواہ انسان قوت بازو سے روپیہ کمائے یا چالبازی سے سب کچھ جائز ہے۔ اصل مطمح نظر زیادہ سے زیادہ روپیہ حاصل کرنا ہے۔ اور یہ طریق کار افراد تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ آجکل اقوام بھی اسی دھن میں لگی رہتی ہیں کہ جہاں تک ہو سکے ملکی خزانہ مال و دولت سے بھرپور رہے جو جائز و ناجائز طریقے افراد استعمال کرتے ہیں وہی طریقے اقوام بھی استعمال کرتی ہیں حلال وحرام کی کوئی شناخت نہیں کی جاتی۔

الغرض سرمایہ دارانہ نظام نے اتنے پاؤں پھیلائے ہیں کہ کئی سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگوں میں اس کی برائیاں دیکھ کر نفرت پیدا ہوتی ہے اور وہ سوچتے ہیں کہ اس نظام کو کسی ایسے ڈھب سے چلایا جائے کہ اس کی برائیاں دیکھ کر نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ سوچتے ہیں کہ اس نظام کو کسی ایسے ڈھب سے چلایا جائے کہ اس کی برائیاں کم سے کم رہ جائیں۔

اس نظام میں سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ مال و دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو جاتا ہے اور عوام کی اکثریت اول تو مال و دولت سے محروم ہو جاتی ہے ورنہ اتنا تو ضرور ہوتا ہے کہ عوام محنت مشقت سے جو پیسہ کماتے ہیں اس سے ان کی گزر اوقات نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اس نظام کی وجہ سے دو متضاد جماعتیں پیدا ہو جاتی ہیں ایک تو امراء کی جماعت اور دوسرے مزدوروں کی جماعت اول الذکر جماعت بغیر محنت کے صرف روپیہ لگانے سے زیادہ سے زیادہ امیر ہو جاتے ہیں۔ اور غریب لوگ ایسی سوسائٹی میں اور بھی غریب ہو جاتے ہیں۔

یہ ایک ایسی برائی ہے جو پہلی اقوام میں بھی پیدا ہوتی رہی ہے۔ چنانچہ پہلے زمانوں میں بھی بعض لوگوں نے کوشش کی ہے کہ یہ صورت حال پیدا نہ ہو۔ اور دولت کی تقسیم کا کوئی ایسا طریق دریافت کیا جائے جس سے تمام انسانوں کو بافراغت رزق حاصل ہو سکے۔ لیکن آجکل تو ایک خاص نظام جس کو سوشلزم یا اشتراکیت کہتے ہیں ظہور پذیر ہو گیا ہے۔ اور بعض ممالک جیسے کہ روس اور چین ہیں اس امر کے داعی ہیں کہ وہ سرمایہ داری کی خرابیوں کو مٹانا چاہتے ہیں اور ایسے طریقے رائج کرنا چاہتے ہیں کہ جس سے ہر انسان کی روٹی اور کپڑے کا انتظام ہو سکے۔ الغرض سوشلزم یا اشتراکیت سرمایہ داری نظام کا ردعمل ہے مگر چونکہ یہ نظام ایک انتہا سے دوسری انتہا تک چلا گیا ہے اس لئے اس میں بھی ایسی برائیاں ظاہر ہو گئی ہیں جن سے انسان کو اطمینان نصیب نہیں ہو سکا۔

سوشلزم یا اشتراکیت میں سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ انسان کو بالکل حیوان بنا دیا گیا ہے۔ بلکہ اس سے بھی کم ایک بے جان مشین سمجھ لیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ انسان میں جو مختلف قابلیتیں موجود ہیں وہ روز بروز زائل ہوتی چلی جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب کسی شخص کی کمائی میں اس کا اپنا کوئی دخل نہیں ہوگا تو وہ اپنی قابلیت کو بروئے کار لانے کے لئے کوئی دلچسپی نہیں محسوس کریگا دوسری برائی اس نظام میں یہ ہے کہ انسان کی قوت ارادی زوال پذیر ہو جاتی ہے۔ وہ کوئی کام اپنے ارادہ سے کرنے کے قابل نہیں رہتا صرف ڈنڈے کے زور سے ہی اس سے کام لیا جا سکتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب کام ڈنڈے کے زور سے لیا جائے گا تو ایک مقررہ مقدار سے زیادہ کوئی شخص کام نہیں کرے گا۔ اور وہ بھی بے دلی سے ہونے کی وجہ سے اچھا نہیں ہوگا۔

(باقی)

اے ایشیا کے رہنما جواب دو

مکرم عبید الرشید صاحب تبسم ایم۔ اے

بدلوگی کب رُخ اپنا ہوا جواب دو
سنبھلے گی کب جہان کی نا جواب دو

مشرق کے ہر دیار میں ہے قتلِ عام کیوں؟
اے ایشیا کے رہنما جواب دو

رقصاں ہیں آج باغ پر کیوں اتنی بجلیاں
بلبل یہ پوچھتے ہیں، فضا جواب دو

یونہی سہی کہ تم نہ تھے خنجر بدست گل
اب کیسے مندمل ہوں یہ گھاؤ جواب دو

خشکی سے منجمد نہ تھا گر انجمن کا خون
جلتے ہیں کس لئے یہ الاؤ جواب دو

داور کی پوچھ گچھ پہ گواہی میں کیا کہوں؟
اے میرے دوستوں کی خطا جواب دو

بیرونِ میکدہ ہے سراغ گنڈ ہر گروہ
تم کس کو ڈھونڈتی ہو، سزا جواب دو

چپ ہو گئے حریف مجھے دے کے گالیاں
اب آگے بڑھ کے میری دعا جواب دو

اس دشتِ ہولناک میں پہنچی ہو کس طرح؟
اے پیرِ میکدہ کی صدا جواب دو

مقصد طلوعِ مہر سے ہے جبکہ نشرِ نور
بادل کی اوٹ کیا ہے؟ ضیا جواب دو

کس کس کو کون کون سی اقلیم مل چکی؟
اس شاہِ دو جہاں کے گدا جواب دو

سچ بات کہہ رہے تبسم! پھر اس سے تم
دنیا کو آگیا اگر تاؤ؟ جواب دو

ہدایت کا ایک اہم ذریعہ ـــــ علم حدیث

(مکرم انعام الحق صاحب کوثر آف کوئٹہ)

حدیث سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ اقوال و افعال اور ارشادات ہیں جو صحابۂ کرام کی وساطت سے ہم تک پہنچے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حدیث کو ہدایت کا ایک اہم ذریعہ قرار دیا ہے۔ فرمایا:-

"تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے اور حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہیں جو قصوں کے رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قریباً ڈیڑھ سو سال بعد مختلف راویوں کے ذریعہ سے جمع کئے گئے۔"

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صـ۲)

کشتی نوح میں فرمایا:-

"تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں۔ نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے۔۔۔ پس حدیث کی قدر نہ کرنا گویا ایک عضوِ اسلام کا کاٹ دینا ہے۔"

الغرض احادیث ہدایت کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ قرآن کریم کی بہترین تفسیر ہیں فقہ اسلامی کا منبع اور سرچشمہ ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی اخلاق اور کردار کی مظہر ہیں۔ پس ان کا مطالعہ نہایت اہم اور ضروری ہے۔ کیا بلحاظ کتاب اللہ کو سمجھنے کے اور کیا بلحاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اظہارِ محبت کی وجہ سے۔

متعدد روایات سے یہ شہادت ملتی ہے کہ صحابہ کرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی احادیث لکھ لیا کرتے تھے۔ تفسیر ابن کثیر میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے متعلق روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں رسول کریم کی زبانِ مبارک سے جو لفظ سنتا تھا اسے لکھ لیا کرتا تھا۔ اس ارادہ سے کہ اسے یاد کروں گا لیکن قریش نے مجھے اس سے منع کر دیا اور کہا کہ تم رسول کریم سے جو سنتے ہو لکھ لیتے ہو اور رسول کریم تو بشر ہیں کبھی غصہ میں بھی کچھ فرما دیتے ہیں۔ تو میں نے لکھنا بند کر دیا۔ پھر میں نے اس بات کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا تو آپؐ نے فرمایا تم لکھا کرو۔ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میری زبان سے حق کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا صحیح بخاری میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے متعلق آیا ہے ان کے پاس بھی احادیث کا ایک مجموعہ موجود تھا۔

ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کوئی کتاب موجود ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ کوئی نہیں سوائے کتاب اللہ کے یا وہ سمجھ جو ہر مسلم کو دی گئی ہے۔ یا جو اس صحیفہ میں ہے۔ ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا دیت دینا اور قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ مسلمان کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جاوے۔

اس کے علاوہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ سے واپس آئے تو آپؐ نے بہت سے بادشاہوں کو اسلام قبول کرنے کے لئے خطوط لکھے۔ مثلاً ہرقل قیصرِ روم کو نجاشی شاہ حبشہ کو اور شاہ مقوقش وغیرہ کو۔ ظاہر ہے کہ یہ بھی حدیث تھی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں لکھی گئی۔

اسی طرح بنو خزاعہ نے بنی لیث کا ایک آدمی بطور قصاص کے مار ڈالا جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ پڑھا تو اہلِ یمن میں سے ایک آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ مجھے یہ خطبہ لکھوا دیجئے۔ آپ نے حکم دیا کہ اسے لکھ کر دے دیا جائے۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری مرض میں صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ دوات قلم اور کاغذ لاؤ تا کہ تمہارے لئے تحریر لکھ دوں اور تم بعد میں گمراہ نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ میں آپ کی باتیں سنتا ہوں مگر مجھے وہ باتیں یاد نہیں رہتیں تو آپؐ نے فرمایا

"اِسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ وَ اَوْمَأَ بِيَدِهٖ لِلْحِفْظِ"

کہ اپنے دائیں ہاتھ کی مدد حاصل کرو یعنی میری باتوں کو لکھ لیا کرو۔

یہ واقعات اس بات کا کافی ثبوت ہیں کہ آپ کے زمانہ میں احادیث لکھی جاتی تھیں۔ بوقتِ ضرورت خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض خاص احکام اور خطبوں کو لکھنے کا حکم دیا تا کہ معلوم ہو جائے کہ کتابتِ حدیث میں کوئی حرج نہیں بلکہ مستحسن ہے۔ چنانچہ بعض واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کتابتِ حدیث کی تاکید فرمائی۔

"حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب قوم عبد القیس کا وفد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان کفار ہیں یعنی ہمارا راستہ ان کے درمیان میں سے ہے پس ہم آپ کی خدمت میں سوائے حرمت والے مہینوں کے حاضر نہیں ہو سکتے تو آپ نے نماز۔ روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ کے احکام بیان کرنے کے بعد فرمایا

"اِحْفَظُوْهُ وَ اَخْبِرُوْهُ مَنْ وَّرَاءَكُمْ"

یعنی تم ان تمام باتوں کو اچھی طرح سے یاد کر لو اور جو لوگ تمہارے پیچھے ہیں اُن تک یہ باتیں پہنچا دو۔

بعض جگہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کتابتِ حدیث کے متعلق حکم دینا بھی ثابت ہے جیسا کہ طبرانی اور حاکم عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ نبیٔ اکرم صلعم نے یہ ارشاد فرمایا

"قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابَةِ"

اس کے علاوہ تفسیر ابنِ کثیر میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے متعلق روایت ہے کہ اُن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف کتابتِ حدیث کی اجازت ہی دی بلکہ ان کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔ پھر اس حدیث سے یہ بھی معلوم

بعض صحابہ کرامؓ احادیث لکھا کرتے تھے لیکن زیادہ تر ایسے تھے جو لکھنا نہ جانتے تھے اس لئے حدیثیں زبانی یاد کر لیا کرتے تھے اور وقتاً فوقتاً ایک دوسرے کو سناتے رہتے تھے۔ چنانچہ عربوں کے متعلق مشہور ہے کہ جب وہ ایک بات کو سنتے تو اسے کئی سالوں تک یاد رکھتے جیسا کہ بعض واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک مشہور واقعہ ہے کہ

"جب حضرت عمرؓ چند شعر بنا کر حضرت ابن عباسؓ کے پاس مشورہ کے لئے آئے کہ آیا یہ شعر اشاعت کے قابل بھی ہیں یا نہیں؟ تو آپ نے صرف ایک دفعہ ہی سنکر وہ تمام اشعار دوبارہ زبانی سنا دئے اور یہ قریباً ستر اشعار تھے۔ تو آپ نے ان کے تعجب پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا

"اَوَ يَسْمَعُ اَحَدٌ شَيْئًا وَلَا يَحْفَظُهٗ"

ایک مشہور راوی اصمعی نے اپنے متعلق لکھا ہے کہ "میں نے بدوعت سے قبل ہی بارہ ہزار شعر حفظ کر لئے تھے۔"

(عقد الفرید)

ایک اور روایت میں اصمعی نے ابو ضمضم کے متعلق لکھا ہے کہ

"ایک موقعہ پر چند نوجوان بعد عشاء اُن کے پاس پہنچے اور کہا کہ ہم آپ سے کچھ باتیں سننا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ان کو ایک سو شاعروں کا کلام سنایا جن سب کا نام عمر تھا۔"

پھر ایک روایت میں شعبی کہتا ہے کہ

"میں اگر چاہوں تو متواتر ایک ماہ تک شعر پڑھتا چلا جاؤں اور کوئی شعر دوبارہ نہ آئے۔"

اگر اس قدر اشعار یاد ہو سکتے ہیں تو حدیثیں کیونکر یاد نہیں ہو سکتیں۔

سر ولیم میور کا یہ خیال بالکل غلط ہے کہ احادیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو برس بعد میں لکھی گئیں اس لئے ان پر بھروسہ یا اعتماد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اتنے عرصہ تک نہ صرف حافظہ پورے طور پر حدیث کو محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ غلطیوں کی آمیزش بہت زیادہ ہو سکتی ہے۔

تدوینِ حدیث میں احتیاط

صحابہ کرامؓ ہر وقت خیال رکھتے تھے کہ کہیں ان کے منہ سے کوئی غلط لفظ نہ نکل جائے کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

"قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ یَّقُلْ عَلَیَّ مَالَمْ أَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ فِی النَّارِ"

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص میری طرف وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کی تو اس کا ٹھکانا جہنم ہو گا۔

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی کوئی بات بیان کرتے ہوئے احتیاط کرتے۔ متعدد احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بعض ضروری باتوں کو تین تین بار دہرایا کرتے تھے تاکہ سننے والے اچھی طرح سمجھ جائیں۔ صحابہ کرامؓ بھی ہر بات کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرتے اور اگر سمجھ نہ آتی تو بار بار پوچھتے جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے متعلق مروی ہے:-

"اِنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَیْئًا لَا تَعْرِفُہٗ اِلَّا رَاجَعَتْ فِیْہِ تَعْرِفُہٗ"

(بخاری)

حافظ شمس الدین ذہبی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے متعلق لکھتے ہیں:-

"وَکَانَ (اَیْ اَبُوْبَکْرٍؓ) اَوَّلَ مَنِ احْتَاطَ فِیْ قَبُوْلِ الْاَخْبَارِ"

(تذکرۃ الحفاظ)

یعنی سب سے پہلے شخص حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں جنہوں نے قبولِ روایت میں احتیاط کی۔

ابن ابی ملیکہ کی مرسل روایت میں ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے رسول اکرمؐ کی وفات کے بعد لوگوں کو جمع کر کے کہا کہ تم اب رسول اللہ کی حدیثیں بیان کرو گے (اس میں انتہائی احتیاط سے کام لینا) عجب نہیں کہ تم ان روایات میں مختلف ہو جاؤ۔

اس کے علاوہ صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ نے حکم دیا تھا کہ لوگ روایت کی کثرت سے پرہیز کریں اور احتیاط سے کام لیں۔ اس لئے کہ کثرتِ روایت میں غلطی کا اندیشہ ہے۔

حافظ شمس الدین ذہبی "تذکرۃ الحفاظ" میں لکھتے ہیں:-

"وَکَانَ (اَیْ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ) اِمَامًا مُتَحَرِّیًا فِی الْاَخْذِ بِحَیْثُ اَنَّہٗ یَسْتَحْلِفُ مَنْ یُّحَدِّثُہٗ بِالْحَدِیْثِ"

یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ روایت قبول کرنے میں اس درجہ احتیاط کرتے تھے کہ حدیث بیان کرنے والے سے قسم لے لیا کرتے تھے۔

ایک واقعہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بھی حدیث سے متعلق انتہائی احتیاط کرنا ثابت ہوتا ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری حضرت عمرؓ کے گھر آئے۔ دروازے پر تین مرتبہ دستک دی اور سلام کیا اور جواب نہ آنے پر واپس چلے گئے۔ حضرت عمرؓ کو علم ہوا تو ان کو طلب فرمایا اور وجہ پوچھی تو انہوں نے حدیث سنائی۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی گواہ لاؤ۔ چنانچہ وہ اپنے ساتھ ایک گواہ لائے تب انہوں نے یقین کیا۔ اس روایت سے حضرت عمرؓ کا احادیث کے بارہ میں احتیاط بخوبی معلوم ہو جاتا ہے۔

اسی طرح حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے ابوبکر حزم کو لکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث ملے اسے نگاہ میں رکھو اور لکھ لو۔ میں ڈرتا ہوں کہ یہ علم (علمِ حدیث) گم نہ ہو جائے اور سب علماء اٹھ نہ جائیں۔ اور سوائے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے اور کچھ قبول نہ کرو۔

بعض واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ محدث ایک ایک حدیث کے لئے سینکڑوں میل کا سفر اختیار کرتے جیسا کہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کے متعلق صحیح بخاری میں ذکر ہے کہ انہوں نے ایک حدیث کی خاطر مدینہ سے شام تک کا سفر کیا۔

حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے عقبہ بن عامر سے ایک حدیث سننے کے لئے ایک لمبا سفر اختیار کیا۔ ایک صحابیؓ نے فضالہ بن زیدؓ سے ایک حدیث حاصل کرنے کے لئے مصر کا سفر کیا۔

تدوینِ حدیث کے مختلف ادوار

شروع شروع میں صحابہ کرام احادیث زبانی یاد کر لیا کرتے تھے۔ پھر جب کچھ عرصہ گزرا تو انہیں اس علم کے مفقود ہونے کا خطرہ محسوس ہوا تو انہوں نے لکھنا بھی شروع کر دیا۔ پھر صحابہ کرامؓ نے خود محنت کر کے اور تابعین نے ان صحابہؓ سے استفسار کر کے حدیثوں کے موجودہ ذخیرہ میں قابلِ قدر اضافہ کیا۔ پھر ایک ایسا دور آیا کہ جب صحابہ کرامؓ مفقود ہوتے چلے جا رہے تھے تو بعض علماء کو اس کی تدوین کا خیال پیدا ہوا اور پھر ان کو کتابوں کی صورت دیدی گئی۔ اس تمام کام کو چار ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

تدوینِ حدیث کا پہلا دور

بعض صحابہ کرامؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی آپؐ کی اجازت سے احادیث لکھ لیا کرتے تھے۔ گویا تدوین کا پہلا دور عہدِ نبوی تک ہے۔ صحابہ کرامؓ کو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا عشق تھا۔ ان میں سب سے زیادہ شوق رکھنے والے حضرت ابوہریرہؓ تھے اور یہی وہ بزرگ ہیں جن کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی جس کے بعد اللہ تعالےٰ نے آپ کو حدیث یاد رکھنے کی خاص قوت بخش دی تھی۔ ان کے علاوہ حضرت عائشہؓ۔ حضرت انس بن مالکؓ۔ عبد اللہ بن عمرؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ علمِ حدیث میں بہت دلچسپی رکھتے تھے۔ انہوں نے بہت سی احادیث جمع کیں اور لوگوں تک پہنچائیں۔ عبد اللہ بن عمرؓ کے متعلق حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ وہ حدیثیں لکھ بھی لیا کرتے تھے اور بعض صحابہؓ کے پاس لکھی ہوئی بھی موجود تھیں لیکن بعض صحابہؓ لکھتے نہ تھے بلکہ یاد رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ اس دور میں جو احادیث لکھی گئیں ان کی تفصیل یہ ہے:-

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے دوسرے سال خون بہا کی شرحیں ایک کاغذ پر لکھوا کر تلوار کی نیام میں رکھ لی تھیں۔ اس کے علاوہ ایک اور تحریر بھی تھی جس میں مندرج تھا کہ جس نے اندھے کو غلط راستے پر ڈالا، قطعاتِ زمین کی علامات چرائیں۔ غیر موالی سے موالات کی یا جس نے بھلائی کی ناشکری کی اس پر خدا کی لعنت ہے۔

۲۔ کتابِ سعد بن عبادہ۔ جس سے آپ کے بیٹے نے روایت کی ہے۔

۳۔ ہجرت کے آٹھویں برس فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلعم نے ابو شاہؓ کی درخواست پر صحابہؓ کو حکم دیا کہ ابو شاہؓ کو خطبہ لکھ دو۔

۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص کا صحیفہ۔ جس کا نام انہوں نے "صادقہ" رکھا۔ اس کی سب احادیث انہوں نے خود آنحضرت صلعم سے سن کر لکھی تھیں۔

۵۔ صحیفۂ علی جو حضرت علیؓ کے پاس محفوظ تھا جو خود حضور اکرم نے حضرت علیؓ کو لکھوایا۔

۶۔ کتاب الصدقہ جس پر آنحضرت صلعم نے زکوٰۃ اور دیگر احکام پر ایک نوشتہ لکھوا کر اپنے پاس رکھ لیا جو بعد میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پاس رہا۔

۷۔ اس کے علاوہ حضرت سمرۃ بن جندب۔ جابر بن عبد اللہ۔ حضرت انس بن مالکؓ۔ حضرت طاؤسؒ۔ حضرت ضحاک بن قیسؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کی کتابیں اہم ہیں۔ انہوں نے آنحضور صلعم کے عہدِ مبارک میں ہی احادیث لکھ کر رکھ لی تھیں۔

۸۔ وہ خطوط جو آپؐ نے صلح حدیبیہ کے بعد گرد و نواح کے بادشاہوں کو لکھے اور جو خط آپؐ نے شاہ مقوقس کو لکھا تھا وہ اب تک موجود ہے۔

(باقی)

درخواستِ دعا

خاکسار کی لڑکی عزیزی نصرت جہاں ۲۔ احسان (جون) کی صبح انشاء اللہ تعالیٰ کراچی سے کینیڈا کے لئے براستہ لندن روانہ ہو رہی ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں عاجزانہ گزارش ہے کہ ازراہ کرم عزیزہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں اس کا حافظ و ناصر ہو۔ اسے فضل و رحم کا سایہ ہمیشہ اس کے شاملِ حال ہو اور وہ اپنے فضل سے اسے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

خاکسار (میجر) شمیم احمد

۳۳ ۵ - بلاک ۶ - ہاؤسنگ سوسائٹی - کراچی

جماعت احمدیہ بستی رنداں کا سالانہ تربیتی جلسہ

الحمد للہ۔ جماعت احمدیہ بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان کا سالانہ تربیتی جلسہ امسال مورخہ ۱۱۔۱۲ مئی ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل مربیان کرام نے شرکت کی۔

۱۔ شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

۲۔ مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف "تاریخ احمدیت"

۳۔ مولوی عبد الحکیم صاحب جو ذاتی طور پر شاہد

۴۔ خاکسار عبد الواحد خاں (معلم اصلاح و ارشاد)

کل چار اجلاس ہوئے جن کی صدارت کے فرائض مکرم جناب سردار فیض اللہ خاں صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں نے سرانجام دیئے۔ ایک اجلاس مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر کی صدارت میں بھی ہوا۔ جلسہ کی مختصر روئداد حسب ذیل ہے:۔

پہلا اجلاس

خاکسار کی تلاوت محترم ثاقب زیروی کی ریکارڈ شدہ نظم اور مکرم جناب سردار فیض اللہ خاں صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ نے سیرۃ مقدسہ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی تقریر شروع فرمائی دوران تقریر فاضل مقرر نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان کارنامہ توحید الٰہی کا ایسے وقت قیام ہے جبکہ دنیا میں چاروں طرف بت پرستی کا دور دورہ تھا۔ شجر۔ حجر انسان حیوان چرند پرند غرضیکہ ہر چیز کی پوجا کی جا رہی تھی۔ انسان اپنے خالق مالک کو چھوڑ کر دنیا کی ہر چیز کو اپنا الٰہ بنا چکا تھا۔ ایسے وقت میں صرف اور صرف آپ ہی کی ذات مبارک تھی جس نے جان و مال اولاد، جذبات اور احساسات کی وہ بیش بہا قربانیاں کیں جن کی مثال دنیا ابد الآباد تک پیش نہیں کر سکے گی۔ پھر آپ کا سب سے بڑا کارنامہ آپ کی وہ نیم شبانہ دردمندانہ عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں ہیں جن سے آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح آستانۂ الوہیت پر گداز ہو جاتی تھی۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اور عظیم الشان کارنامہ وہ عشق الٰہی ہے جو آپ کے ہر قول و فعل اور ہر حرکت اور سکون سے ظاہر ہوتا ہے۔ آپ اپنے رب کے سچے دیوانہ تھے اور آپ کے اس عشق کی گواہی دینے کے لئے آپ کے اشد ترین مخالف بادل پکار اٹھتے تھے عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو اپنے رب کے عاشق ہیں۔ اس سلسلہ میں فاضل موصوف نے متعدد مثالیں بیان فرما کر حاضرین سے اپیل کی کہ وہ بھی اپنے رب سے ایسا ہی عشق پیدا کریں کہ بس اسی ذات میں فنا ہو کر ہمیشہ کی زندگی پا جائیں اور دنیا کے اس عظیم محسن پر ہمیشہ درود و سلامتی کے تحفے بھیجتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر دم اس کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

مکرم مولانا صاحب موصوف کی تقریر کے بعد حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک تقریر کا ریکارڈ سنایا گیا۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلکش آواز کو سن کر احمدی احباب پر تو وقت کی کیفیت طاری ہو گئی کیونکہ ان کے محبوب آقا کی جانی پہچانی آواز تو ان کے کانوں تک پہنچ رہی تھی لیکن وہ محبوب شکل انہیں نظر نہ آتی تھی جسے دیکھنے کے لئے آنکھیں ترس رہی ہیں۔ اس تقریر سے احمدی دوستوں کے دلوں کے زخم پھر سے ہرے ہو گئے اور کوئی آنکھ بھی تو نہ تھی جو آنسوؤں سے تر نہ ہو۔

حضور رضی اللہ عنہ کی ریکارڈ شدہ تقریر کے کچھ حصہ سنانے کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے شمائل و خصائل سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے مقرر موصوف نے فرمایا کہ اس دنیا کے دائرہ کا مرکزی نقطہ صرف اور صرف ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات ہے سچ تو یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و کمالات کو بیان کرنا انسانی طاقت کے احاطہ سے باہر ہے آپ وہ باغ ہیں جو ہمیشہ تر و تازہ رہے گا اور جس کے ایک ایک پھول کی خوشبو مشام جان کو معطر کرتی رہے گی۔ دنیا میں اگر کسی وجود نے امانت الٰہی کا حق ادا کیا ہے تو لاریب وہ آپ ہی کا وجود اطہر تھا۔ لاریب آپ اولین و آخرین مردوں عورتوں بچوں بوڑھوں جوانوں اور بے زبانوں کے لئے غرضیکہ ہر ارضی و سماوی چیز کے لئے مجسم رحمت تھے۔

طبقۂ نسواں پر آپ کے احسانات کی نظیر رہتی دنیا تک نہیں مل سکتی۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ کا اعلان عام آپ کے رحمۃ للعالمین ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ اسی طرح آپ کو ملی ہوئی زندہ کتاب قرآن مجید ایک ایسا معجزہ ہے جس کی مثال جن و انس مل کر بھی قیامت تک نہیں لا سکتے۔ پھر آپ کی صداقت کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ آپ کو فدائیوں کی ایسی جماعت عطا کی گئی جن کی فدائیت کی داستانیں ہمیشہ ایمانوں میں تازہ جوش پیدا کرتی رہیں گی۔ اس تقریر کے بعد دعا پر پہلا اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس بوقت ۹ بجے شب

تلاوت قرآن کریم اور مکرم بشارت اللہ صاحب (مؤذن مسجد مبارک) اور جناب بے وس لکھ صاحب کی نظموں کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے اتحاد بین المسلمین کے موضوع پر اپنی تقریر کا آغاز فرماتے ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فرمایا کہ اتحاد بین المسلمین کے لئے سب سے پہلی اور سب سے ضروری شرط یہ ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان تقویٰ کو اپنا شعار بنائیں اتحاد بین المسلمین کا دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ سب مل کر دعائیں کریں کہ الٰہی تمام دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر حکومت قائم کر دے جب اس طرح دنیا کے مسلمان مل کر خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں گے۔ تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں اتحاد و اتفاق کی روح پیدا فرما دے گا۔ تیسرا طریقہ اتحاد بین المسلمین کے لئے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت اور عشق پیدا کیا جائے چوتھا ذریعہ اتحاد بین المسلمین کا نماز باجماعت ادا کرنا ہے اور پانچواں ذریعہ ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنا ہے۔ آخر میں فاضل مقرر نے نہایت درد مندانہ اپیل کی کہ موجودہ دور میں جبکہ یاجوج اور ماجوج کی طاقتیں باوجود زبردست اشتقاق و افتراق کے متحد ہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بھی قلعہ اسلام کی حفاظت کیلئے متحد ہو جانا چاہیئے۔ اس تقریر کے بعد مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر نے سرائیکی زبان میں تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ نے بیرون ممالک میں احمدیت کے قیام پر تقریر فرمائی جس میں آپ نے شرح و بسط سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بیرونی ممالک میں بھی مخلص جماعتیں عطا فرمائی ہیں جو اپنے عشق و اخلاص کے لحاظ سے یہاں کی جماعتوں سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے۔ فاضل مقرر نے اس کی متعدد مثالیں بیان فرمائیں۔

رات کے گیارہ بجے دعا پر اس مجلس کے ختم ہونے کا اعلان کیا گیا۔

تیسرا اجلاس ۱۲ مئی بروز اتوار صبح ۹ بجے

تلاوت و نظم کے بعد حافظ عبد الکریم صاحب اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چیمہ نے ۱۵۔۱۵ اور خاکسار عبد الواحد خاں معلم اصلاح و ارشاد نے نصف گھنٹہ تک مختلف عنوانات پر مختصر تقریریں کیں۔

ازاں بعد مکرم مولانا عبد الحکیم صاحب جو ذاتی بی۔ اے شاہد نے اظہار خیال فرمایا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کی سیرۃ النبی کے موضوع پر ایک اہم تقریر ریکارڈنگ مشین سے سنائی گئی۔ ایک بجے دوپہر یہ اجلاس ختم ہوا۔

چوتھا اجلاس تین بجے بعد دوپہر

تلاوت قرآن کریم اور نعتوں کے بعد مکرم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اس تقریر کے بعد مکرم مولوی عبد الرحمان صاحب مبشر نے تقریر کی آپ کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے قریباً ایک گھنٹہ تک مؤثر خطاب کیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ پھر حاضرین کو آدھ گھنٹہ تک سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریکارڈ شدہ تقریر سنائی گئی اور پھر اجتماعی طور پر اسلام کی سرفرازی و سربلندی اور کشمیر کے مسلمانوں کی آزادی۔ مملکت پاکستان کی سلامتی و بقا اور صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی صحت کے لئے دعائیں کی گئیں اور یوں جلسہ ساڑھے چھ بجے شام اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں شہر کے تعاون سے لاؤڈ سپیکر شامیانہ اور مستورات کے لئے پردہ کا عمدہ انتظام تھا کھانے کا پورا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ تھا ان چاروں اجلاس میں حاضرین کی تعداد چار صد اور پانچ صد کے درمیان رہی مقامی جماعت کے علاوہ ضلع کی متعدد دیگر جماعتوں نیز علی پور ضلع مظفر گڑھ اور ملتان کے بعض چکوک سے بھی دوست تشریف لائے۔ فجزاھم اللہ۔ صبح کی نماز کے بعد درس قرآن مجید بھی مرکزی مربیان کرام دیتے رہے۔ جماعت احمدیہ بستی رنداں کے سب احباب بہت بہت شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے باوجود غریب ہونے کے نہایت محنت اور خلوص سے اس تربیتی جلسے کا اہتمام کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار

عبد الواحد خاں معلم اصلاح و ارشاد

ضلع ڈیرہ غازیخاں

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

رقوم بلا تفصیل

بعض جماعتوں کے عہدیداران مال اور بعض دوسرے افراد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں رقوم بھیجتے وقت اُس کی تفصیل نہیں بھیجتے کہ وہ رقوم کس کس مد میں جمع کی جائیں ایسی تمام رقوم مد بلا تفصیل میں بطور امانت پڑی رہتی ہیں اور سلسلہ ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ تفصیل حاصل کرنے کے لئے بار بار لکھنے کے باوجود ابھی بعض احباب تفصیل نہیں بھجواتے۔

لہٰذا تمام احباب کی خدمت میں جنہوں نے کوئی رقم بلا تفصیل بھیجی ہوئی ہے گذارش کی جاتی ہے کہ اس رقم کی تفصیل جلد از جلد ارسال فرمائیں اور آئندہ بھی ہر رقم بھجواتے وقت وضاحت سے لکھا جاوے کہ اتنی اتنی رقم فلاں فلاں مد میں داخل کی جائے۔ ورنہ تین ماہ انتظار کرنے کے بعد ایسی رقوم چندہ عام کی مد میں داخل کر لی جاتی ہیں اور پھر بعد میں اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ایسی صورت میں اگر کسی جماعت کا حساب خراب ہوگا۔ تو اس کی ذمہ داری جماعت متعلقہ پر ہوگی۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ربوہ کے خدام کیلئے کتب حضرت مسیح موعودؑ کا نصاب

ربوہ کے تمام خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موجودہ سہ ماہی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل کتب کا نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ (۱) چشمہ مسیحی (۲) آسمانی فیصلہ

خدام مساجد میں ان کتب کے درس سے استفادہ کے علاوہ انفرادی طور پر گھروں میں ان کتب کے مطالعہ سے مستفید ہوتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ روحانی ترقیات اور حسن کردار کے لئے از بس ضروری ہے۔ تمام خدام ان بابرکت کتب کے مطالعہ سے روحانی انوار حاصل کریں۔

ان کتب کے امتحان میں ہر خادم کی شمولیت لازمی ہے۔

ناظم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

صنعتی کام سیکھنے کا نادر موقع

شعبہ صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام مفت مکینیکل کام سکھانے کا انتظام کیا جا رہا ہے ربوہ میں آنے والے خدام زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں جو طلبہ میٹرک یا انٹرمیڈیٹ کا امتحان دے کر فارغ ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے نادر موقع ہے (۸ احسان ۱۹۶۸ء) ۸ احسان ۱۳۴۷ ہش سے کلاسیں ایوان محمود کی غربی گیلری میں شروع کر دی جائیں گی کلاس کا وقت ۶ بجے بعد نماز عصر تا مغرب ہوگا۔ خواہشمند خدام ۷ احسان ۱۳۴۷ ہش تک اپنی درخواستیں دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں دیدیں۔

سردست صرف مندرجہ ذیل کام سکھائے جائیں گے۔

(۱) لکڑی کا کام بعد فولڈ فریم کرنا (۲) فرنیچر پالش (۳) کرسی بننا
(۴) سٹرا (Straw) سے سینری اور قطعات بنانا

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

برادرم شریف احمد صاحب کارکن تجارت بیت المال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۸ء کو چار پانچ سال کے بعد پہلا بچہ عطا فرمایا تھا۔ لیکن نومولود پیدائش کے تھوڑی دیر بعد فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نیز اسی وجہ سے ان کی اہلیہ صاحبہ بہت بیمار ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اہلیہ صاحبہ کو کامل صحت اور نعم البدل عطا فرمائے۔

(محمد نواز مومن ربوہ)

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا احسان کا شمارہ انشاء اللہ پانچ احسان کو حوالہ ڈاک کر دیا جائے گا۔ اگر اس پرچہ کا سالانہ چندہ آپ کے ذمہ واجب الادا نہ ہونے کے باوجود آپ کو پرچہ نہ ملے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیں تاکہ دوبارہ ارسال کر دیا جائے۔

اگر چندہ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے۔ تو مہربانی فرما کر بلا تاخیر اس کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں اور اس بات کا انتظار نہ کریں کہ دفتر آپ کو بار بار یاد دہانی کرائے۔

اگر آپ کے بچے سکول یا کالج میں تعلیم پاتے ہیں تو انہیں یہ پرچہ ضرور باقاعدگی کے ساتھ پڑھائیں تاکہ ان کے دل میں خدمت دین کا شوق پیدا ہو اور وہ بھی وقت آنے پر اسلام کے بہادر سپاہی کا کردار ادا کریں۔

غیر از جماعت دوست بھی شوق سے اس رسالے کا مطالعہ کرتے ہیں

سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے (مینیجنگ ایڈیٹر)

قابل تقلید نمونہ

مکرمی سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر وصیت ۲۳۱۲۷ محلہ دارالعلوم غربی ربوہ نے مورخہ ۲۰/۵ کو اپنی آمد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کی تھی۔ اس کے بعد مکرم شاہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی۔ اور وہ اپنا معیار وصیت بڑھاتے چلے گئے ہیں اور معیار وصیت کے مطابق ادائیگی بھی کرتے رہے ہیں۔ اب انہوں نے یکم ہجرت سے اپنی شرح وصیت ۱/۵ کر دی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مومی مذکور کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ سلسلہ کی خدمت بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

شہری مجالس ۳ سے ۱۰ احسان تک ہفتہ وصولی منائیں

سال رواں کی پہلی ششماہی ختم ہو چکی ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ کو پہلی ششماہی کا جائزہ ارسال کر دیا گیا ہے۔ تدریجی بجٹ کے لحاظ سے ہر مجلس کے بجٹ کا نصف وصول ہو کر تین ماہ شہادت (اپریل) تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ لیکن بہت ہی کم مجالس نے وصولی کی طرف توجہ دی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے نیز ۳ سے ۱۰ احسان تک ہفتہ وصولی منائیں۔ اور اپنی ساعی سے آگاہ کرتے ہوئے وصول شدہ رقم مرکز کو جلد ارسال کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ ماہ ہجرت کا چندہ جلد بھجوائیں

ماہ ہجرت (مئی) قریب الاختتام ہے۔ اکثر مجالس کی طرف سے اس ماہ کا چندہ مرکز میں نہیں پہنچا۔ قائدین حضرات سے درخواست ہے کہ وصول شدہ رقوم جلد از جلد مرکز کو ارسال کریں۔ اور آئندہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک رقوم مرکز کو ارسال کر دیا کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

مجلس خدام الاحمدیہ کے سال رواں کی پہلی ششماہی ختم ہو چکی ہے۔ مگر ابھی تک بعض مجالس نے بجٹ خدام و اطفال تشخیص کر کے مرکز کو نہیں بھجوائے۔ قائدین حضرات اپنی کارکردگی کا اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ جائزہ لیں کہ اگر بجٹ مرکز کو نہیں بھجوایا گیا۔ جلد از جلد بجٹ تیار کر کے مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

ہمارے دنسواں (حب الٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے ۲۰

چڑچڑا ضدی بچہ
جس کا رونا اٹھائے اٹھائے پھرنے سے ہی بند ہوتا ہے جو غصے میں بڑوں کو تھپڑ مارنے اور ان کا مونہہ نوچنے لگتا ہے۔
بے بی ٹانک
کے استعمال سے ہنس مکھ اور خوش ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بے بی ٹانک بچے کی اعصابی تناؤ اور ذہنی بے چینی کو دور کر دیتی ہے
فی شیشی ۳ روپے ۲ شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے۔ خرچ ڈاک ایک روپیہ پچاس پیسے
کیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمسٹ متصل ڈاکخانہ ربوہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ
سے
تازے ولایتی انڈے خریدیں
تھوک ریٹ ۲٫۵۰ روپے درجن
(مینیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور
سے متعلق
روزنامہ الفضل ربوہ
مینیجر
سے خط و کتابت کیا کریں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان اپنے حق سے دستبردار نہیں ہوگا

راولپنڈی ۲۷ مئی۔ مرکزی وزیر تجارت اور قدرتی وسائل کے قائمقام وزیر نواب زادہ عبدالغفور خان نے کل قومی اسمبلی میں بتایا کہ پاکستان بھارت کو یہ تجویز پیش کر رہا ہے کہ فرخا بیراج کے جھگڑے کے بارے میں کسی تاخیر کے بغیر اعلیٰ سطحی مذاکرات شروع کر دیئے جائیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ آنجہانی پنڈت نہرو اور صدر ایوب میں خط و کتابت کے نتیجہ میں اس بات پر اتفاق ہو گیا تھا کہ اس بارے میں پہلے ماہرین کی کانفرنس ہو۔ اور اس کے فوراً بعد وزارتی سطح پر بات چیت کی جائے۔

وزیر تجارت نے کہا کہ پاکستان کو گنگا سے اپنے حصے کا پانی حاصل کرنے کا پورا پورا حق ہے اور وہ اپنے اس حق کو حاصل کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرے گا اور اس مقصد کے لئے متعلقہ بین الاقوامی اداروں کی امداد بھی حاصل کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ظاہر ہے کہ ہم اپنے اس حق سے دستبردار نہیں ہو سکتے۔ یہ معاملہ ۱۹۵۱ء سے تصفیہ طلب چلا آ رہا ہے۔ اور ہم بار بار بھارت کو اسے طے کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

ترکی ایران اور پاکستان کی مشترکہ منڈی

انقرہ ۳۰ ہجرت۔ شاہ ایران نے تجویز پیش کی ہے کہ معاہدہ استنبول کے ممالک کی مشترکہ منڈی قائم کی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب تک اس تجویز پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔ تینوں ملکوں کو چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کے علاقہ میں مشترکہ سرمایہ سے صنعتی ادارے قائم کریں۔ شاہ ایران نے ترکی کے اخبار "جمہوریت" کے نمائندے کو خصوصی انٹرویو کے دوران یہ بات کہی۔

فرانس کے ہنگاموں میں یہودیوں کا ہاتھ

پیرس ۳۰ ہجرت۔ اب معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے موجودہ ہنگاموں کی قیادت بنیادی طور پر ایک یہودی نوجوان ڈینیال کر رہا ہے یہ جرمن نژاد ہے۔ لیکن اپنے ہتھکنڈوں سے یہ فرانسیسی طلباء کا ہیرو بننے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ موجودہ ہڑتال کے آغاز میں ہی اس نے اعلان کیا تھا کہ وہ جرمن طلباء کی معیت میں مغربی جرمنی سے فرانس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ فرانسیسی پولیس اور فوج نے فوری کارروائی کی اور جوانوں کو حکم دیا کہ دانیال جونہی فرانس میں داخل ہو اسے گولی مار دی جائے لیکن سخت نگرانی کے باوجود فوجی اور پولیس کے جوان اس کا پتہ نہ چلا سکے۔ اور یہ بڑی خاموشی سے پیرس پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اب اس بات میں کوئی شبہ نہیں رہا کہ دانیال نے عالمی صیہونی تحریک کی شہ پر فرانس میں صدر ڈیگال کی حکومت کے خلاف بغاوت کا منصوبہ تیار کیا تھا۔ جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ صدر ڈیگال کو مشرق وسطیٰ کے بحران میں عربوں کی حمایت اور اسرائیل کی مخالفت کا مزہ چکھایا جائے۔

جاسوسی کرنے والوں کو موت کی سزا

راولپنڈی ۳۰ ہجرت۔ قومی اسمبلی آج سرکاری رازوں کا ترمیمی بل ۱۹۶۸ء منظور کر لیا اس کے تحت آئندہ ملک کے خلاف جاسوسی کرنے والوں کو موت کی سزا دی جا سکے گی۔

موجودہ بل کے ذریعہ ۱۹۲۳ء کے سرکاری رازوں کے ایکٹ میں ترمیم کی گئی ہے جس میں جاسوسوں کو چودہ سال قید کی سزا دی جاتی تھی۔ سزائے موت ملک میں جاسوسی کے بڑھتے ہوئے جرائم کے پیش نظر تجویز کی گئی ہے۔

امریکہ کے دس جہاز تباہ

سائیگون ۳۰ ہجرت۔ دمیلے نام کی جگہ ایک بار پھر انتہائی نازک دور میں داخل ہو گئی ہے کل ملک کے جنوبی ساحل پر چھاپہ ماروں نے انتہائی خوفناک حملہ کیا انہوں نے امریکہ کے دس جہازوں کو تباہ کر دیا اور چار کو سخت نقصان پہنچایا۔ حریت پسندوں کی گولہ باری اتنی شدید تھی کہ امریکی اپنا دفاع تک نہ کر سکے ان کے ایک ہزار افراد مارے گئے اور ہزاروں زخمی ہوئے۔

سائیگون میں بھی گزشتہ تین دن سے شدید لڑائی ہو رہی ہے۔

درخواستِ دُعا

۱۔ میرے چھوٹے بھائی فضل احمد افضل ایم ایس سی جو عرصہ ڈیڑھ سال سے پاکستان اٹامک انرجی کی طرف سے آسٹریلیا گئے ہوئے ہیں۔ کو پی ایچ ڈی۔ کے لئے داخلہ مل گیا ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت ان کی نمایاں کامیابی اور بخیریت واپسی پاکستان کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ میرے دوسرے بھائی کیپٹن شریف احمد اشرف پاک آرمی بھی درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور دین و دنیا میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

(میاں غلام احمد۔ سٹینوگرافر محکمہ انہار۔ لائلپور)

دعائے نعم البدل!

خاکسار کا نواسہ عزیزم عارف محمود ظہور ابن غلام احمد خان ظہور انسپکٹر بیت المال العمر پونے دو سال ۱۶ یوم تک بعارضہ ٹائیفائڈ و نمونیہ بیمار رہ کر مورخہ ۲۸/۵/۶۸ بوقت ۵½ بجے شام وفات پا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے نعم البدل عطا فرمائے۔

(چوہدری محمد بوٹا دکاندار۔ سیالکوٹ شاپ۔ غلہ منڈی۔ ربوہ)

امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے
اس لئے کہ
حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری کردہ تحریک ہے
امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
یہ ایک الہامی تحریک ہے۔
امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
مزید تفصیلات کے لئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع کریں
(افسر امانت تحریک جدید)

ابتلاء اور عذاب میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے مگر لوگ اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھتے

عذاب کا نتیجہ ہلاکت اور تباہی ہوتی ہے، جب کہ ابتلاء مزید ترقی کا باعث ثابت ہوتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ کی مزید تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وَجَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتلاء اور عذاب میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے مگر لوگ اپنی نادانی سے اس فرق کو ملحوظ نہیں رکھتے اور خدا تعالےٰ کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات کو وہ اپنی تباہی کا موجب سمجھ لیتے ہیں حالانکہ وہ ان کی ترقی کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ ابتلاء اور عذاب میں فرق یہ ہے کہ (۱) عذاب کا نتیجہ ہلاکت اور تباہی ہوتی ہے مگر ابتلاء کا نتیجہ یہ نہیں ہوتا تکلیفیں تو دونوں طرح ہی آتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہی دیکھ لو۔ بارہا ایسا ہوا ہے کہ آپ دشمن کے نرغے میں اکیلے پھنس گئے مگر پھر اللہ تعالےٰ نے آپ کو بچا لیا مگر ابوجہل ایک ہی دفعہ فوجوں سمیت پکڑا گیا اور ہلاک ہو گیا۔

(۲) عذاب کے نتیجہ میں نقصان کی زیادتی ہوتی ہے اور ابتلاء میں نفع کی زیادتی ہوتی ہے۔ ابتلاء کی مثال تو ایسی ہوتی ہے جیسے بیڈ کے گیند کو جتنے زور سے پھینکا جائے وہ اتنا ہی اچھلتا ہے مگر عذاب میں گر کر انسان اوپر نہیں اٹھ سکتا۔

(۳) عذاب جس انسان پر نازل کیا جاتا ہے اس کے دل میں مایوسی اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔ مگر جس پر ابتلاء نازل ہوتا ہے اس کے دل میں اطمینان اور تسلی ہوتی ہے۔ جب عذاب نازل ہوتا ہے تو مخصوص کہتا ہے ہائے میں ہلاک ہو گیا۔ یا اگر وہ اس سے گھبراتا نہیں تو اس کے دل میں کبر اور خود پسندی کے جذبات جوش مارنے لگتے ہیں اور وہ سمجھتا ہے کہ مجھے کون ہلاک کر سکتا ہے! لیکن جب ابتلاء آتا ہے تو انسان کہتا ہے کوئی پرواہ نہیں میں کمزور اور بے کس ہوں لیکن میرا سہارا والا طاقتور ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ پر یقین میں اور بھی ترقی کر جاتا ہے اور خدا تعالےٰ پر اس کی حسن ظنی بہت بڑھ جاتی ہے۔

(۴) عذاب کے دور کرنے کی انسان جب کوشش کرتا ہے تو ٹھوکریں کھاتا ہے مگر جس پر ابتلاء آتا ہے اس کا فہم رسا ہو جاتا ہے اور وہ بات کو خوب سمجھنے لگ جاتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی دیکھ لو کفار آپ کا کھوج لگاتے لگاتے غار ثور تک پہنچ گئے اور وہاں جا کر کھوجی نے کہہ دیا کہ یا تو وہ آسمان پر چلا گیا ہے اور یا یہیں ہے ان میں کھوجی کی بات کا بڑا لحاظ کیا جاتا تھا۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جان اس وقت سخت خطرہ میں تھی۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ذرا بھی گھبراہٹ نہ ہوئی۔ بلکہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی تسلی دینی شروع کر دی اور فرمایا کہ

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

غم نہ کرو۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ سوئے ہوئے تھے کہ ایک کافر نے آپ کی تلوار اٹھا لی۔ اور آپ کو قتل کرنا چاہا۔ لیکن آپ ذرا بھی نہ گھبرائے۔ اور اس کے اس سوال پر کہ اب آپ کو کون بچا سکتا ہے آپ نے نہایت تسلی سے جواب دیا کہ اللہ۔ اس غیر معمولی حالت اطمینان کو دیکھ کر اس کافر پر اس قدر دہشت طاری ہوئی کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔"

درخواست دعا

عزیزم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ صوبہ سنگھ کی بیوی عزیزہ محمودہ جو میرے مرحوم بھائی ملک عبدالرحمٰن کی بیٹی ہے کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ اب بیماری کی شدت اختیار کر گئی ہے۔ سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں عزیزہ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ)

فرانس کی قومی اسمبلی توڑ دی گئی، عام انتخابات کرانے کا اعلان

جنرل ڈیگال صدارت سے مستعفی نہیں ہوں گے، پومپیڈو ہی وزیر اعظم رہیں گے،

پیرس ۳۱ جون۔ فرانس میں وزیروں کے خونریز ہنگاموں اور تاریخ کے بدترین بحران کے بعد صدر ڈیگال نے قومی اسمبلی توڑ دی۔ اور اعلان کیا کہ ملک میں جلد ہی عام انتخابات کرائے جائیں گے۔ انہوں نے کابینہ کے ایک مختصر اجلاس کے بعد ریڈیو پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی مجوزہ اصلاحات کے بارے میں عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے ۱۶ جون کو جو رائے شماری کرانے کا اعلان کیا تھا وہ ملتوی کر دی گئی ہے۔ اور وہ خود صدارت کے عہدہ سے مستعفی نہیں ہوں گے۔

صدر ڈیگال نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے مزید کہا کہ میں نے وزیر اعظم پومپیڈو کو حکم دیا ہے کہ وہ نئی اسمبلی وجود میں آنے تک بدستور وزیر اعظم کے فرائض انجام دیتے رہیں۔ صدر نے قوم کو انتباہ کیا کہ کمیونسٹ ملک میں آمریت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے باہر کے ملک کو ان سے تعاون کرنا چاہیئے۔

اس سے قبل پیرس میں یہ افواہیں گشت کر رہی تھیں کہ صدر ڈیگال اپنی دیہی قیام گاہ سے واپسی پر مستعفی ہونے کا اعلان کر دیں گے۔ صدر ڈیگال اتوار کی رات کو گئے تھے۔ اور جانے سے پہلے انہوں نے عین وقت پر کابینہ کا اجلاس ملتوی کر دیا تھا فرانس کے ایک سفارتی نمائندے نے یہ خیال بھی ظاہر کیا تھا کہ موجودہ بحران پر قابو پانے کے لئے ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا جائے گا۔

نئی نسل کی تربیت کے لئے ایک مفید مشورہ

ہم میں سے ہزاروں احباب ایسے ہوں گے جن پر اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی تربیت کی ذمہ داری ہوگی۔ ایسے احباب کو یہ خدا تعالےٰ کا عظیم فضل سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح اللہ تعالےٰ ان کو ایک لازوال ثواب سے نوازنا چاہتا ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ ایسے احباب ان کی صحیح تربیت کر کے اس بامقصد دنیا میں ان کو بامقصد انسان بنا سکیں۔ لہٰذا ایسے احباب کی توجہ ماہنامہ انصار اللہ کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے کیونکہ حضور اقدس نے اسے تربیتی لحاظ سے بہت اہم تربیتی رسالہ قرار دیا ہے چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے جسے ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا چاہیئے۔"

(اسسٹنٹ مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

ضرورت نگران تعمیرات

صدر انجمن کو ایک ایسے تجربہ کار و مخلص دوست کی خدمات درکار ہیں جو تعمیرات کا کام کرانے کے اہل ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت

خواہش مند احباب درخواستیں بسفارش مقامی امراء و صدر صاحبان بنام ناظر صاحب اعلیٰ ارسال فرمادیں۔ (ناظر دیوان)

ولادت

میرے چچا محترم لفٹننٹ کرنل زینت احمد صاحب ابن محترم ڈاکٹر کرم بخش صاحب مرحوم آف حسن ابدال کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۲ ہجرت ۴۷ ہش کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کی عمر میں برکت دے اور اسے اسلام اور احمدیت کی حقیقی خادمہ اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے آمین

(راقم رشید ابن المطلب ڈاکٹر رشید احمد دارالرحمت غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴